منقبت مولا عباسؑ

عباسِؑ ذی وقار کا روضہ تو دیکھئے
نازاں ہے جس پہ طور وہ جلوہ تو دیکھئے

غازیؑ کو لے کے گود میں شبیرؑ نے کہا
چہرہ خدا کا چہرہ ہے چہرہ تو دیکھئے

عباسؑ نام رکھ کے یہ زہراؑ نے دی صدا
اسمائے پنجتنؑ کا خلاصہ تو دیکھئے

آمد علیؑ کی یاد نہ آئے تو بات ہے
کرب و بلا میں غازیؑ کا آنا تو دیکھئے

غازیؑ نے بڑھ کے اپنے گلے سے لگا لیا
پوری ہوئی یوں حرؑ کی تمنا تو دیکھئے

دوزخ سے لا کے مالکِ جنت بنا دیا
مولاؑ کا حُرؑ کے ناز اُٹھانا تو دیکھئے

خود موت مانگنے لگے نو لاکھ اشقیاء
تیغِ نظر سے غازیؑ کا حملہ تو دیکھئے

نظریں ملانے آیا جو غازیؑ کی تیغ سے
سر سر سے وہ ہواؤں میں اُڑتا تو دیکھئے

جسموں سے سر اڑے ہیں مگر خوں نہیں گرا
پاکیزگی کا آ کے سلیقہ تو دیکھئے

پانی سے باوفا کے ہوئے مس جو دونوں ہاتھ
چلو میں ہی سمٹ گیا دریا تو دیکھئے

جس نے کیا ہے تربت عباسؑ کا طواف
اُس کا طواف کرتا ہے کعبہ تو دیکھئے

سورج سے جو بچاتا ہے دونوں جہان میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا تو دیکھئے

سایہ ہو جیسے رحمتِ پروردگار کا
عباسؑ کے علم کا یہ سایہ تو دیکھئے

سادات پر حرام ہے لیکن بہ افتخار
غازیؑ کا کھا رہے ہیں یہ صدقہ تو دیکھئے

ہرگِز نہ اُس کو مانوں گا معصوم یا امام
لیکن ذرا یہ خواہشِ زہراؑ تو دیکھئے

دونوں جہان جس میں سما جائیں ایک ساتھ
آ کے وہ کربلا میں احاطہ تو دیکھئے

ماتم سے بغض کر کے مصلے پہ مولوی
کرتا ہے پانچ وقت تماشہ تو دیکھئے

عاشور پہ رکھا گیا جب سے یہ با خدا
روزے سے بڑھ کے ہو گیا فاقہ تو دیکھئے

منہ پھیر پھیر روتا ہے لشکر یزید کا
چھ ماہ کے صغیر کا حملہ تو دیکھئے

کہتے تھے نوجوان بھی ہوتے ہوئے فرار
چھ ماہ کے صغیر کا حملہ تو دیکھئے

طوفان کیوں نہ ٹلتا بھلا مجھ کو دیکھ کے
بازو پہ جو بندھا ہے وہ سکّہ تو دیکھئے

پھر بولئے گا سجدہِ معبود کے خلاف
پہلے ذرا حسینؑ کا سجدہ تو دیکھئے

ہے خون کے بھی رشتے سے بڑھ کر مجھے عزیز
ماتم سے جو بنا ہے وہ رشتہ تو دیکھئے

اشہرؔ کو شاعری ملی رضوان کو لحن
عباسؑ کی عطا کا قرینہ تو دیکھئے

اشہرؔ وہاں جو نکلا وفاؤں کا آفتاب
ہے شام میں تبھی سے سویرا تو دیکھئے

شاعرِ اہلِ بیتؑ جناب اشہرؔ مہدی